فَرَوْحٌ وَرَيْحَانٌ وَجَنَّتُ نَعِيمٍ

بعون خالق روح بدن و خلاق زمین زمن کتاب مستطاب حاوی مطالب عجائب
گنجینہ اسرار غرایب پیشوای اصحاب حقیقت مقتدای ارباب طریقت مطلع انوار
نامتناہی ضیای تجلیات الٰہی۔ اسرار قل الروح

رسالہ

تحقیق الروح

از تصنیف خرقہ پوش کشف و شہود جرعہ نوش وحدۃ الوجود رمز شناس
حقائق کاشف معضلات دقایق مولٰنا الفضل اولٰنا حقیقت آگاہ
جناب مولوی حافظ حکیم ظہیر احمد شاہ صاحب ظہیری سہسوانی
سلمہ اللہ الاناصی و الادانی حسب الحکم فیض مآب معلی القاب جناب
شیخ محمد انتظام الدین صاحب ڈپٹی کلکٹر علی گڈھ و جناب مولٰنا
شیخ نذیر الدین احمد صاحب رئیس سار شیخو پور ضلع بدایون دام اقبالہما

در مطبع اکمل المطابع دھلی باھتمام منشی
محمد صدیق طبع شد
کوئی صاحب بلا اجازت مصنف قصد طبع نفرمایند
ل ایک ہزار ۱۰۰۰
قیمت فی جلد ۴

التماس

ہندوستان مین یہ پہلا رسالہ ہی جو ایجاز و اختصار کے ساتھ تحقیق روح مین مذاہب علماے صوفیہ اطباء فلاسفہ کے موافق ملکی زبان مین لکھا گیا ہی اگرچہ مسئلہ تحقیق روح نہایت وسیع ہے اور کتب بسایط مین اوسکی بحث طوالت کے ساتھ موجود ہے لیکن عربی و فارسی زبانون کے لباس مین اوسکی آراستگی ہمارے اکثر اہل ملک کی نظرون سے پوشیدہ ہے اسلئے اوس کے دیکھنے اور سمجھنے کی دقتین اوسکے کوائف کی واقفیت سے دور رکھتے ہین۔ ہندوستان مین مختلف علوم و فنون کی کتابین بغرض تسہیل فہم و آسانی ہر طالب زبان اُردو مین اشاعت پا رہی ہین۔ مین نے اس خیال سے کہ روح جو خاص مدار حیات اور اصول جملہ امور ہی اوسکی واقفیت اور ضروری آگہی سے زیادہ ہے۔ اُس کو اپنی مُلکی زبان مین لکھا اور قوم کی خدمت مین پیش کیا یہ رسالہ مندرجہ صدر گروہ کے مقولات کا خلاصہ ہے اور گویا ایک مختصر اور جامع آئینہ خانہ بنایا گیا ہے۔ جس مین روح کی اشکال مختلفہ کے پیرایہ مین خط و خال نظر آتے ہین۔

اس رسالہ کی ترتیب مین تصانیف قدماسے کام لیا ہے۔ جسطرح اون بزرگون کی ارواح مقدس کی مدد اور توجہ باطنی کے تصرف نے اسکو انجام کو پہنچایا اسیطرح امیر عالیجاہ رئیس عالی الشان عادل زمانہ فیضمآب منشی محمد انتظام الدین صاحب بہادر رئیس اعظم و تعلقہ دار شیخوپور ضلع بداون و ڈپٹی کلکٹر ممالک مغربی و شمالی کی دریاے جود کی روانی نے اسکو انطباع و اشاعت کی کشتی کو کنارہ پر پہنچایا۔ میرے جگر کاوی کا صلہ مجکو ملا ملک مین رسالہ نے شیوع حاصل کیا لہذا اس ناچیز تالیف کو نام نامی والا گرامی سے معنون کرتا ہون اللہ تعالیٰ اون کے یمن نام اور مرجع عام ہونے کی طرح سے اسکو قبول خاص و عام فرماوے مجکو معزز مخدوم مولانا محمد عبد الشکور خان صاحب و محترم مخدوم مولنا محمد مزمل اللہ خان صاحب رئیس بھیکن پور ضلع علیگڈھ و عالیجناب مولنا شیخ نذیر الدین احمد صاحب رئیس شیخوپور ضلع بداون کا شکریہ بھی قائم رہنا چاہیے کہ اونہون نے اس رسالہ کو بنظر قدردانی ملاحظہ کیا و میری قدر افزائی کی خیال سے اسکی طبع و شاعت کا ایما فرمایا۔ میرا دل و نیز اس اخلاق سے بے اثر نہین اونکی نہایت شکر گذاری کو ساتھ یہ بیقدر ہدیہ قوم و ملک کی خدمت مین پیش کرتا ہون۔ خادم قوم ظہیر احمد ظہیری سہسوانی

قطعہ

مَلِیکٌ قَادِرٌ مَولَی المَوالی   لَہٗ وَصفُ التَّکَبُّرِ وَالتَّعالی
جَلِیلٌ جَلَّ عَن شِبہٍ وَمِثلٍ   عَزِیزٌ عَزَّ عَن عَمٍّ وَخالی
لَہٗ مُلکُ القَدِیمِ بِغَیرِ ذُلٍّ   لَہٗ الوَصفُ القَدِیمُ لَا زَوالی

حمد باریتعالیٰ عزاسمہٗ

کیون کر ترا شکر ہوا خدایا   تھوڑا ہے کہ آدمی بنایا
تھا نیست کو جو ہست کرتا -   پستی مین بلندی کو دکھایا
ایک کُن سے کیا جہان کو پیدا   دم مین ارض و سما بنایا
آدم کو سکھایا علم اپنا   تیرا نہ کسی نے بھید پایا
جب کچھ بھی نہ تھا تو تُو ہی تو تھا   ہوگا تو ہی آخرش خدایا
تجھ سے ہے جہان کی ابتدا ہے   اور منتہا بھی تجھی کو پایا + +
ہے باغ جہان جو کھیل تیرا   جب چاہا بگاڑا یا بنایا
ہر شے کی زبان پہ نام تیرا   ہر شے مین ملا مگر نہ پایا -
ہر پھول نے بُو سُونگھائی تیرے   ہر برگ نے شان کو جتایا
ہر برگ ہی دے رہا شہادت   تصدیق کا مرتبہ بڑھایا +
ہر عیب سے پاک ذات تیری   ہر شے سے منزّہ ہے خدایا
ہے قہر کا نام تیرے دوزخ   اور خلد کو رحم ہے بتایا
جنت کو بتایا وصل اپنا   دوزخ کو فصل ہے جتایا
تارون سے کیا فلک کو روشن   کیا کیا نہ زمین پہ گل کھلایا
آدم کو بہشت سے نکالا +   جنت کا عجیب پھل کھلایا
گستاخ نہ ہون کہین ملایک   ابلیس کو لعنتی بنایا + +
دی عمر ابد خضرؑ کو تو نے   اور رہبر گمرہان بنایا
ادریس کو خلد بے جیتے جی دی   جنت کا مزا اوسے چکھایا

اچھی یہ بنا ہی دوستی تھی
عیسےٰ کو دیا وہ معجزہ تھا
بیوجہ نہ تھی تجلّئ طور
یعقوبؑ کو مدتون الٰہی
عیسےٰ کو چرخ چارمی پر
مشہور جہان ہے صبر ایوبؑ
اچھی یہ دکھائی چاہ اپنی ۔
مریم کو شرف دیا جہان سے
غارت بھی کیا جہان کو تونے
انسان کو کیا خلیفہ اپنا
دی مور کو شوکت سلیمان
پرتو ہے تیرا ہی فی الحقیقت
انسان کو دیا وہ جوہر عقل
انسان مین وہ عقل تونے بخشی
پیدا کیا لاکھون انبیاء کو +
پیدا کیا اپنے عشق سے نور
لولاک لما کہا محمدؐ
اول ہوا نور پاک احمدؐ
انسان مین دکھائی کبریائی
معلوم نہین کہ بھید کیا تھا
اللہ رے قدر احمدؐ پاک +
طالب ہوا کہین یہ مطلوب
وہ اشرف انبیاء محمدؐ

آتش سے خلیل کو بچایا +
اک قم سے مُردون کو جلایا
موسےٰ کو کلیم تھا بنایا
یوسفؑ کے فراق مین رُلایا
افسون ملائکہ سکھایا +
کیڑون کی غذا بدن بنایا
یوسفؑ کو جو چاہ مین گرایا
قدرت سے جو پوت کو جنایا
طوفان نوحؑ سے خدایا
خیل ملائکہ جھکایا +
چاہا جسے تخت پر بٹھایا
جو رنگ مجاز مین دکھایا
جس پر کہ فلک کو رشک آیا
جس سے مہ نخشبی بنایا ۔
گمراہون کا رہنما بنایا
اور حسن محمدی بنایا +
اوس کے ہی سبب جہان بنایا
آخر کو ظہور کو دکھایا
خود آپ اوسیکو پھر بتایا
احمدؐ کا جو عشق خود جتایا
جبرئیل کو پاسبان بنایا
یون راز محمدیؐ چھپایا +
جتنے راہ راست کو دکھایا

وہ رحمت عالمین محمدؐ — قرآن صفت مین جسکی آیا
وہ واقف رمز کبریائی — جسنے کہ خدا کو خود بتایا
یہ نور کا اُس کے پرتوہ ہے — خورشید فلک جو جگمگایا + +
ظلمت سے جہان کیا منور — سر لات و منات کا جھکایا -
دُنیا مین خدائی تھی بتون کی — سب جہل جہان سے مٹایا
توحید خدا بتائی سب کو — اور دین متین بھی سکھایا
چھپ چھپ کے کیا کئے عبادت — آخر حکم خدا یہہ آیا
تم دعوت دین کبریا دو — اتممت علیک پھر سُنایا

معراج

دکھلاکے کمال مصطفےؐ پھر — رتبہ افلاک کا بڑھایا
معراج مین روح غوث نے — کاندہ کو ادب سے تھا جھکایا
پوچھا یہ نبی نے حق سے اوسجا — یہ کون بزرگ ہین خدایا -
کاندہ جو دیا مجھے ہے آکر — جسکا ہے نہ اپنا نے پرایا
جبرئیل نے حکم حق سے فوراً — یہ حکم خدا وہین سُنایا
یہ دین متین کا محی دین ہے — یون مرتبہ غوثؓ کا بڑھایا
پہنچے جو فلک پہ مصطفےؐ خود — جبرئیل نے طرفوا سُنایا
دیکھا جو نہ دیکھا تھا کسی نے — دیکھا جو خدا نے تھا دکھایا
آئے جو حضورؐ حق کے گھر سے — رندون نے شور تھا مچایا
کل پوت کو آمنہؓ کے حق نے — کل راز خدائی کا جتایا
جو ماجرا منؓ و عنؓ تھا شب کا — گلیون مین مدینہ کی سُنایا
خاموش ظہیری ہے ادب شرط — یان عقل و خرد نے دم چرایا
نا ناکہ ہے شاعر یگانہ - — اس نظم نے اوج کو دکھایا
تو اور رہِ حمد کبریائی — اللہ کا بھید کس نے پایا

رو رو کے دعا یہ کر خدا سے — اے خالق الارض والسمایا
مین بحر الم مین پھنس گیا ہون — کشتی کو میری زوال آیا
فریاد کو میرے کون پہنچے — جز تیرے میرا کون ہے خدایا
تو نے ہی حیات مجھکو بخشی — تو نے ہی ممات کو بنایا
ہے باعث خیر تو ہے اللہ — اور باعث شر مجھے بنایا
کرتا رہا عمر بھر گنہہ مین — اس نفس نے خاک مین ملایا
مانا نہ کوئی حکم تیرا — ناصح نے عذاب سے ڈرایا
دنیا کی رہا مین کشمکش مین — مونھ گور کا آخرش دکھایا
ہے شان تیری رحیم وارحم — پر خوف سے پاؤن لڑکھڑایا
کس مونھ سے ادا ہو شکر تیرا — مین اور تیری حمد ہو خدایا
آنکھون سے دکھا دیا جہان کو — دیکھا جو نہ دیکھا تھا دکھایا
اللہ رے شان بے نیازی — ہر شے نے تیری شان کو جتایا
تیری تو طلب ملی جہان کو — تجھکو ڈھونڈا مگر نہ پایا
پایا نہ خرد نے جز خموشی — لاعلم لنا مجھے سنایا + +
واحد احد ہے ذات تیری — یکتائی کا رنگ کیا دکھایا
جز تیرے سوا کہون مین کس سے — سن عرض ظہیری کی خدایا
دوزخ سے پناہ مین تو رکھنا — ہو فضل و کرم کا تیرے سایا
ایمان ہے یومنون بالغیب — عالم مین ہے تو ہی تو خدایا
بھولا مین رہا غفور تو ہے - — اچھا یہ سبق مجھے پڑھایا
رحمت کے مقابلہ مین تیری — زاہد نہ گناہ ہین خدایا
توفیق عطا وہ کر تو اپنی — تیرا ہی ظہیری ہو خدایا

رباعی

جب محمد کا دل سے نام لینا — ہم نے سب حمد کو تمام کیا
سمجھو اسکو ظہیری ہم سب حق — جو محمد نے ہے کلام کیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی خلق الارواح ویوبدکا والصلوۃ والسلام علی من روحہ لطیف و نورہ لولیکٔ
وعلی الہ واصحابہ واولیاء امۃ واحبابہ حمد بیحد اوس قادر بیچون کو جسنے اپنی چونی و بیچونی کی روح کو سے
عدم سے عالم امکان مین لاکر تماشا گاہ مخلوقات بنایا۔ اور درود بیحد اوس معلم دبستان تفرید مدرس
تجرید پر جو مبدء فروع وصول عقل اول سلسلہ عقول۔ رابط علت و معلول۔ واسطہ جاعل و مجعول۔ خزینہ
اسرار الہیہ۔ گنجینہ انوار قدسیہ نزہت ارواح سابقین قرۃ نون شفائی لاحقین حبیب پاک صاحب لولاک۔
حضرت احمد مجتبے محمد مصطفے صلے اللہ علیہ و علی الہ و اصحابہ وسلم جسنے روحکو اپنے نور سے مجلی کیا اور عالم ارواح ١
مین نبی الانبیاء کا خطاب پایا اور لاتعد صلوۃ وسلام اوسکی آل و صحابہ اولیاء امت پر جنہون نے خدا
کی راہ کا رستہ بتایا اور دین متین پر چلایا۔
بعد اسکے بندہ فانی ظہیر احمد شاہ ظہیری ابن مولنا المجد حکیم فتح محمد صاحب سہسوانی اہل علم
و فضل کیخدمت مین گزارش کرتا ہے کہ علاوہ اور علوم کے علم اور اک روح ایک سر اسرار الٰہی سے ہے اور حکماء
و متکلمین و صوفیہ و محدثین و غیرہم کے اقوال اوسکی تحقیق مین مختلف ہین اور کتب عربی و فارسی اس باب مین بیشمار
جنمین سے اکثر النادر کالمعدوم ہین لا اردو زبان مین اجتک کوئی ایسی کتاب نتھی جس سے مشرح و مفصل
حالات روح معلوم ہوتے کہ ایا بدن انسان مین یہ کیا شے ہے جسے روح کہتے ہین لہذا مین نے
اس اہم کام کو خدا کے نام سے شروع کیا اور بحمد اللہ کہ اوسنے اپنے حبیب پاک کے طفیل سے میری
دشواری کو آسان کیا اور نام اس کتاب کا میںنے تحقیق الروح رکھا جو فی الواقع حاوی تحقیق الروح

مطالب عجیبہ و غریبہ ہی اہل تحقیق سے امید ہے کہ جہان کہین غلطی پائین درست فرما کر عیب مجھ ننگی کو کام فرمائین اور

اس کتاب کو ایک مقدمہ و چار منزل پر تقسیم کیا اور بجاے باب ہر منزل مین مقام کیا۔

مقدمہ روح و نفس مین

المنزل الاول فی ماھیۃ الروح علی مذھب الاطباء جن کے نزدیک لطیف البخرہ کا نام روح او

کثیف البخرہ کا نام ریح ہے۔ اور اس منزل دو مقام ہین۔

المنزل الثانی فی تحقیق الروح علی مذھب قدماء الفلاسفہ جس مین گیارہ مذہب فلاسفہ متعلق

روح ہین اور اس منزل مین یہی مذہب بجائے مقام ہین۔

المنزل الثالث فی تحقیق الروح علی مذھب حکماء الاسلام جس مین روح اور جسم کی تحقیق اور فوائد

متعلق روح مدلل ہین اور اس منزل مین چھ مقام ہین۔

المنزل الرابع فی بحث الروح علی مذھب الصوفیۃ العظام جس مین ارواح ثلثہ یعنے روح حیوانی

اور روح نباتی و روح انسانی کی شرح کیفیت ہے اور اس منزل مین سات مقام ہین۔

وما توفیقی الا باللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

(مقدمہ روح و نفس مین)

جاننا ہے کہ علم روح وہ علم ہے کہ جس سے احوال ارواح ثلثہ معلوم ہو اور موضوع اوس کا روح ہے اور غرض اس سے تکمیل کمال انسانی ہے۔ اور لغت مین روح بالضم بمعنی جان کے ہے جسکی جمع ارواح ہے بعض کا قول ہے کہ انسان دو چیز سے بنایا گیا ایک کالبد خاکی ظاہری سے کہ اوس کو جسم کہتے ہین اور بچشم ظاہر اوس کا معائنہ کرتے ہین اور دوسرے معنے باطن سے کہ اوسے نفس اور جان کہتے ہین اور لفظ دل سے بھی تعبیر کرتے ہین اور بصیرت باطن سے مشاہدہ کرتے ہین اور اس چشم ظاہر سے نہین دیکھ سکتے ہین بلکہ اوس دل سے حقیقۃ انسانی اور روح انسانی مراد ہے نہ اس دل سے کہ یہ پارہ لحم سینہ مین جانب چپ کے واقع ہے بعض کہتے ہین کہ جسم مثل لشکر کے ہے اور بادشاہ جسم دل ہے اور محل معرفت او مشاہدہ جمال حضرت احدیت ہے اور معرفت حقیقت اور صفات اوس دل کی کلید معرفت حق جل و علی شانہ ہے اور جہان سے آیا ہے وہین چلا جائے گا دنیا مین مسافرانہ وارد ہے اور اوسی سے جزا و سزا ہے بعض کہتے ہین کہ وہ ایک امر پروردگار عالم

ہین سے ہو اور معدن اصلی اوس کا حضرت الٰہیت ہے۔
اور نفس بفتح نون وسکون فا بمعنی جان و روح و حقیقت شئے و ہستی و عین ہر شئے و جمع نفوس و انفس ہو اور نفس اصطلاح صوفیہ ہین تین قسم پر ہے گو حقیقت سب کی ایک ہو لیکن جس صفت سے وہ موصوف ہو اُس کی مناسبت سے وہ موسوم ہوتا ہے اول نفس امارہ یعنے سخت امر کرنیوالا گمراہ کرنیوالا وغیرہ وغیرہ جسکی نسبت ارشاد باری ہے اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَۃٌ بِالسُّوْءِ۔
دویم نفس لوامہ یعنے بہت ملامت کرنیوالا اپنی ذات کا عصیان وقع نہ ہونے کے وقت نور قلب کی ہدایت کی سبب سے اور یہ نفس صلحا و اولیا کا ہو جسکی نسبت ارشاد ہے لا اقسم بالنفس اللوامہ۔ سیوم نفس مطمینہ جو صفات ذمیمہ سے صاف ہوکر اخلاق حمیدہ حاصل کرتا ہے اور مرتبہ قرب الٰہی سے فایز ہوتا ہے جس کی نسبت خطاب ہے یا ایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ اور بعض کے نزدیک ایک نفس ملہمہ بھی ہے اور حکما و فلاسفہ روح کو نفس ہی تعبیر کرتے ہین اور فقرائے ہند یعنے جوگیون کے یہان بھی نفس روح سے جدا سمجھا گیا ہے اور وہ نفس کو مَن اور جان کو پران اور روح کو آتما کہتے ہین اور نفس کی عادت جوگیون کی یہان بھی ایسے ہی ہین جیسے صوفیہ کرام کے یہان ہین اب اس بحث کو مین یہین پر ختم کرتا ہون جو صاحب زیادہ حال دیکھنا چاہین کتب صوفیہ ملاحظ فرمایئن وما علینا الا البلاغ۔

المنزل الاول فی ماھیۃ الروح علی مذھب الاطبا۔ جنکے نزدیک لطیف الجزء کا نام روح اور کثیف الجزء کا نام ریح ہے اور اس منزل مین دو مقام ہین۔

مقام اول۔ جمہور اطبا بخارات لطیفہ کو جن کی تولید لطافتۃ اخلاط سے ہوتی ہے روح قرار دیتے ہین اور اُسکی پیدایش کا طریقہ یون بیان کرتے ہین کہ مادہ دموی جسوقت قلب کے بطن الیسر مین وارد ہوتا ہے نضج پاکر لطیف ہوکر جوہر بخار لطیف بنجاتا ہے اوس کا نام روح ہے اور اس دعوی کے اثبات پر یہ برہان قایم کرتے ہین کہ تناول غذا لطیف سے روح کو تقویت حاصل ہوتی ہے اور عند قلتہ الغذا و العدم روح مین ضعف ظاہر ہوتا ہے اگر تولید روح کا سبب اور مادہ روح دم نہ ہوتا تو یہ اختلاف قوۃ و ضعف روح کا اوسوقت مین ہرگز مشاہدہ نہ ہوتا اور بعض اطبا کا یہ مذہب ہے کہ روح کی تولید ہوائے مستنشق سے ہوتی ہے اور اخلاط کے مادۂ روح ہونے سے

۱؎ بعض کے نزدیک ہے کہ حبس باعث اختناق ہے موجب تحلیل روح ہے نہ یہ کہ جو مرقوم ہے کہ روح کی تولید ہوائی مستنشق سے ہوتی ہے ۱۲

انکار کرتے ہین چنانچہ جالینوس نے اسکو تصریح کے ساتھ لکھا ہے اور یہ دلیل لایا ہے کہ امساک نفس مدۃ ہلاک کرتا ہے اور سبب ہلاکت کا اُسوقت مین بجز انعدام روح کے دوسرا متصور نہین ہوتا اور انعدام روح بباعث انعدام مادہ روح یعنے ہوا کے ہے پس ثابت ہوا کہ مادہ روح ہوائے مستنشق ہے والا امساک نفس سے انعدام روح ہرگز نہوتا اور ہلاکت ظہور مین نہ آتی **مقام دویم** اول جواب الزامی اس دعوی کا اسطور پر نقل کیا جاتا ہے کہ اگر تولید روح کی ہوائے مستنشق سے ہوتی تو لازم آتا ہے کہ درصورت عدم غذا یا قلتہ کے مع بقاء الاستنشاق قوی مین ضعف پیدا نہو۔ بدینوجہ کہ مدد روح کے بسبب استنشاق کے اسوقت مین باقی ہے لہذا بقاے روح سے بقائے قوی بھی ضرور ہوگا کیونکہ ارواح قوی کے محل ہین اور برتقدیر تقویت محل قوی ہے جو ارواح مین حلول کئے ہوے ہین قوی ہونگے والامر لیس کذلک۔

اور جواب آخر یون ہے کہ روح بہت حار ہے اور ہوائے مستنشق بالنسبۃ الی الروح بارد ہے اوس کے مزاج کو اعتدال پر رکھتے ہین جبکہ ہوائے بارد روح مذکور سے محتبس ہوگی تو مزاج اُس کا حدت پذیر اور محترق ہوجائیگا اور صاحب اُس کا ہلاک ہوگا کیونکہ روح حدۃ اور احتراق کی صورت مین استعداد قبول قوۃ حیوۃ کے نہین رکھتی پس ہلاکت درصورت امساک نفس بسبب انتفاء مادہ روح کے نہین ہے بلکہ بسبب انتفاء امر مصلح کے ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ جس طرح لطافۃ اخلاط او بخاریۃ سے جوہر لطیف پیدا ہوتا ہے اور اُس جوہر لطیف کو اطبانے روح کے ساتھ تعبیر کیا ہے اسیطرح کثافۃ اخلاط سے جوہر کثیف پیدا ہوتا ہے اور وہ عضو ہے۔ چونکہ ارواح قوی کے حامل قرار دیے گئین ہین اسوجہ سے اصناف ارواح کے مثل اصناف قوی کے تین ہین یعنے روح نفسانی اور روح حیوانی اور روح طبعی اور حمل ارواح کی اسوجہ سے ضرورت ہے کہ حکما کے نزدیک قوی صُور ہین اور اطبا کے نزدیک کیفیۃ پس انتقال مبادی سے طرف مقاصد کے حاجت ہوئے اور بذاتہا انتقال دونون تقدیرون پر محال ہے۔ ایسے مواد کی حاجت ہوئی کہ قوی کا حامل ہووے اور اوس کے انتقال سے قوی کا انتقال ہو طرف مقاصد کے اور وہی مواد حامل بالقوی ارواح ہین۔

المنزل الثانی فی تحقیق الروح علی مذہب قدماء الفلاسفہ جس مین گیارہ مذہب فلاسفہ متعلق روح ہین اور اس منزل مین یہی مذہب بجائے مقام ہین۔

حکماء فلاسفہ نے روح انسانی کو نفس ناطقہ کے ساتھ تعبیر کیا ہے اور اوس کی تحقیق ماہیتہ مین بہت

ط بعض صوفیہ کے نزدیک روح ونفس و قلب ایک چیز ہے۔

بچہ دقت نظر کو کام فرمایا ہے۔ اس جگہ پر مین اُن امور کا اظہار مناسب جانتا ہون جو حکماء کے نزدیک
ایک متفق علیہ جمہور حکماء کا اور دوسرا مختلف فیہ ہین۔ چونکہ اس بات پر سبکا اتفاق ہو کہ ہر فرد انسان
مین ایک ایسی شے ضرور ہے کہ جو اَنَا[1] کے مشارالیہ ہے اور جو اپنی ذات کا ادراک کرتی ہے الا ماہیتہ
شے مین باہم حکماء فلاسفہ نے اختلاف عظیم کیا ہے جسکو علی سبیل الاختصار قلمبند کرنا مناسب جانتا ہون
اور وہ یہ ہے کہ مذہب مختار جمہور فلاسفہ اور محققین ائمہ علماء الکلام اور عظماء الاسلام کا لامام حجتہ الاسلام
اور اکثر صوفیاء کرام یہ ہے کہ وہ شے کہ جو افراد انسان مین لفظ (اَنَا) کے مشارالیہ ہے یعنے نفس ناطقہ
جسکو اطباء روح کہتے ہین کہ وہ جوہر ہے یعنے اپنی وجود خارجی مین موضوع کی جانب محتاج نہین
ہے مثل اعراض کے اور نہ جسم ہے اور نہ جسمانی اِلّا اوسکو بدن کے ساتھ تعلق تدبیر اور تصرف کا ہے
نہ ایسا تعلق جیسا کہ جز کو کل سے اور حال کو محل سے ہوتا ہے اور وہ حادث ہے بعد خراب ہونے
بدن کے مگر جوہر باقی رہتا ہے۔ اور کلیات اور جزئیات کا مدرک ہے اور اقوال اس باب مین
کثیر ہین جو اکثر کتب مین بحیثیت مناظرہ کے مرقوم ہین جو شخص کہ طبع سلیم اور فہم مستقیم رکھتا ہے
تدقیق نظر اور تجرید فکر سے فرق حاصل کرتا ہے یہ مختصر اس بیان کی گنجایش نہین رکھتا مگر گیارہ مذہب
مشہور حکماء اس مقام پر صرف نقل کرنا مناسب جانتا ہون اول مذہب ابن راوندی کا یہ ہے کہ نفس
نفس ناطقہ جزء لایتجزی قلب سے ہے جسم اور جسمانی منقسم نہین ہے۔ اور مذہب ثانی نظام کا یہ ہو اور اونکی
جانب دو قول منسوب کیے جاتے ہین قول اول یہ ہو کہ نفس ناطقہ اون اجسام کو کہتے ہین جو لذواتہا
لطیف ہین اور جن اجسام سے کہ تولید اعضاء بدن انسان مین ہوتی ہے اون سے کہ ماہیۃ مین مخالف
ہوتے ہین اور وہ نورانی ہین اور علوی اور خفیف اور حی لذواتہا ہین اور بانفسہا متحرک ہین اور
جواہر اعضا مین سارے ہین جس طرح پانی گلاب مین اور روغن تلون مین اور آگ کوئلے مین
ساری ہوتی ہے اور اون مین انحلال اور تبدل کو دخل نہین کیونکہ اوس کی بقاء اور غیر متبدل
ہونے کا ہر شخص کو علم ہے بدن کے ذوبان[گلنا] اور تحلیل سے نفس کی ذوبان اور تحلل نہین لازم آتی ہے
اور جو عضاء کہ اثار فائضہ مثل قوۃ احساس اور حرکتہ ارادیہ کی صلاحیت رکھتے ہین جب تک
اون کا بقاء رہتا ہے نفس بھی باقی رہتا ہے اور افادہ نفس کا یہی اثار مذکورہ ہین اور حیات نفس
سے مراد بقاء اُس کا ان اعضاء مین ہے اور انفصال نفس کا اعضاء مذکور سے موت ہے چنانچہ

[1] لفظ (انا) کی تائید وحدۃ الوجود کے مطابق مذہب صوفیہ کے ہے۔ منہ

یہ اعضا جسوقت فاسد ہوجاتے ہین اور آثار مذکورہ کے قبول کرنے کی اون مین صلاحیت نہین رہتی پس نفس اُن سے منفصل ہوجاتا ہے اور یہی موت ہے اور بعضے لکھتے ہین کہ نظام کا یہ مذہب ہے کہ نفس اجزاء اصلیہ جنس بدن کے ہے اول عمر سے آخر عمر تک باقی اور تبدل اور تغیر سے محفوظ رہتے ہیں اور مذہب تیسرا یہ ہے کہ نفس ناطقہ قوۃ دماغی ہے یعنے جو روح کہ قلب سے دماغ کی طرف صعود کرتی ہے اور جو کیفیتہ کہ صالح قبول کرنی حس و حرکت اور حفظ اور فکر اور ذکر کے ہوتی ہے اور کیفیت سے متکیف ہوتی ہے بواسطے اعصاب کے جمیع بدن کی طرف نفوذ کرتی ہین۔ چوتھا مذہب یہ ہے کہ نفس ناطقہ عبارت ہے مجموعہ قوائے ثلثہ سے جو مبادی افعال انسانیہ کے ہین اور وہ اول قوۃ حیوانیہ ہے کہ جس کے باعث سے حس و حرکت واقع ہوتی ہے۔ اور اُس کا مسکن قلب ہے۔

اور دوسری قوۃ نامیہ ہے جو مبدا ہے افعال طبیعہ مغذیہ کا بالقیاس الی سائر الاعضاء اور بواسطے اوسکی قوت تغذی تمام اعضا مین حاصل ہوتی ہے اور اوس کا مسکن کبد ہے۔

اور تیسری قوۃ نفسانیہ ہے اسواسطے کہ دماغ یا بنفسہ یا بعد قلب کے افاعیل نفسانیہ کا بالقیاس الی سائر الاعضاء مبدا ہے علی وجہ المذکور اور مسکن اُسکا دماغ ہے۔

اور یہ مذہب عامتہ الاطبا اور جالینوس اور اکثر فلاسفہ کا ہے۔

پانچوان مذہب یہ ہے کہ نفس عبارۃ ہیکل محسوس سے ہے اور نزدیک اکثر متکلمین کے یہی مذہب مختار ہے۔

چھٹا مذہب یہ ہے کہ نفس عبارۃ اون اخلاط سے ہے کہ جن سے یہ بدن انسان کا پیدا ہوتا ہے اور جو کمًا اور کیفًا معتدل ہون اسواسطے کہ بقا و حیوۃ کیفیات اور کمیات مخصوصہ اخلاط سے متصور ہے ساتوان مذہب یہ ہے کہ اعتدال مزاجی نوعی سے مراد نفس ہے اسواسطے کہ بقائے اعتدال نوعی پر بقائے حیات موقوف ہے اور اوس کے زوال سے اوس کا زوال ہے۔

آٹھوان مذہب یہ ہے کہ نفس دم معتدل سے عبارت ہے اسوجہ سے کہ اوس کی کثرت اور اعتدال سے بقائے حیوۃ اور اوس کے قلتہ اور عدم اعتدال سے ضعف حیاۃ ہے۔

نوان مذہب یہ ہے کہ نفس عبارۃ سانس سے ہے کیونکہ سانس کے انقطاع سے انقطاع

حیاۃ ہوتا ہے اور سانس کی بقا سے متردداً حیاۃ باقی رہتی ہے اور یہ مذہب دیوجانس کا ہے

دسوان مذہب یہ ہے کہ نفس ناریتہ بساریتہ کا نام ہے اسواسطے کہ خاصیتہ نار کی اشراق اور حرکت ہے اور خاصیت نفس کی حرکت اور ادراک کہ وہی اشراق ہے اور اسواسطے کہ اطباء کہتے ہین کہ مدبر بدن حرارت غریزیہ ہے اور یہ مذہب اَقلوُطوُخس کا ہے۔

گیارہوان مذہب یون ہے کہ نفس ماء کو کہتے ہین کیونکہ ما رسبب نشوو نما کا ہے۔ اور نفس یعنے روح بھی ایسی ہی ہے اور یہ مذہب ثالیس ملطی کا ہے

یہ گیارہ مذہب مشہور حکماء فلاسفہ ہین اور نفس کی بحث مین جو اختلافات کئے ہین اگرچہ کثیر ہین مگر اس جگہ بوجہ طوالت حقیر ظہیر سہسوانی لکھنا مناسب نہین جانتا مثلاً مادی اور مجرد ہونے مین اختلاف ہے۔ اور عین مزاج ہے یا غیر۔ اور حادث ہے یا قدیم۔ اور بعد خراب ہوئے بدن کے باقی رہتا ہے یا نہین۔ اور افراد انسانیہ مین متحد بالحقیقۃ ہے یا مختلف الحقایق ہے اور ابدان مین منتقل ہوتا ہے یا نہین۔ اور نفس مدرک کلیات اور جزئیات ہے یا نفس کلیات کا مدرک ہے فقط اور جزئیات کے مدرک ہین۔

متناہی ہے یا غیر متناہی ہے۔

المنزل الثالث فی تدقیق الروح علی مذہب علماء الاسلام جس مین روح وجسم کی تحقیق اور فوائد متعلق روح مدلل ہین اور اس منزل مین دس مقام ہین۔

مقام اول ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مین ایک مرتبہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ویرانہ مدینہ منورہ مین تھا اور آپ ایک کھجور کی شاخ پر تکیہ لگائے ہوئے تھے دیکھا مین نے کہ چند یہودیون نے آکر حضور سرور عالم سے روح کا سوال کیا اُون یہودیون سے دو فرقہ ہوگئے ایک نے کہا ان سے روح کا سوال نہ کرو ایک نے کہا سوال کرو پھر آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم روح کیا ہے آپ اوسی شاخ پر تکیہ لگائے رہے مین نے گمان کیا کہ شاید حضور کو وحی آرہی ہے پھر آپ نے ارشاد فرمایا (وَیَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ وَمَآ اُوْتِیْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا) اخرجہ الشیخان۔

(**ف**) لوگ روح کے سوال مین دو فرقون پر مختلف ہوگئے ایک فرقہ تو روح کے کلام کرنے

سے باز رہا اسوجہ سے کہ روح ایک سر ہے اللہ تعالیٰ کے اسرار سے اوس کا علم بشر کو نہین دیا گیا
اور مختار ہے یہی طریقہ ہے۔ حضرت جنید رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ روح ایک ایسی شئے ہے
کہ اوس کا علم اللہ ہی کو ہے اوسپر اپنے خلق سے کسیکو مطلع نہین کیا پس اوس کے بندون کو
بھی جایز نہین ہے کہ اوس کی اس سے زیادہ بحث کرین کہ روح کیا ہے۔ اور اسی پر ابن عباس
رضی اللہ عنہ اور اکثر سلف ہین اور بعض روایت ہین ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روح
کی تفسیر نہین کیا کرتے تھے اور ابن ابی حاتم نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ
سے کسی نے روح کا حال پوچھا فرمایا کہ روح امر سے ہو میرے رب کے تم اس مسئلہ کو ہرگز نہ پہنچوگے
سو تم اس پر زیادہ بحث نہ کرو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ والتسلیم کو تعلیم فرمایا کہ
وَمَا اُوْتِیْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلاً اور ابن جریر نے بسند مرسل اخراج کیاہے کہ جسوقت یہ
آیت اوتری تو یہود نے کہا اسیطرح ہم اسکو پاتے ہین نزدیک ہمارے۔ مین کہتا ہون کہ جس
مسئلہ کو اللہ جل جلالہ وعم نوالہ نے قرآن و توریت مین مبہم رکھا اور اوس کے علم کو اپنی خلق سے
پوشیدہ رکھا تو متعقین اوس کی حقیقت امر سے کیونکر مطلع ہو سکتی ہین۔

اور ابو القاسم سعدی نے کتاب افصاح مین نقل کیاہے کہ اماثل فلاسفہ نے بھی اس مین
کلام کرنے سے توقف کیاہے اور کہاہے کہ ہم کو یہ ایک امر غیر محسوس ہے اور عقول کو اوس
تک کوئی رسائی نہین ہے اور کہا کہ ہمارا علم روح کی ادراک حقیقت سے ٹھیر گیا جس طرح کہ سر
قدر کے ادراک سے ٹھیر گیا اور ابن بطال نے کہا کہ حکمت اس مین چھپنا ہے خلق کو عجز اون کا علم
سے ساتھ اوس چیز کے کہ جس کا وہ ادراک نہین کر سکتے تاکہ یہ عجز اون کا مضطرب کردے
اور وہ علم اللہ ہی کی طرف رد کرین۔ اور قرطبی رحمۃ اللہ فرماتے ہین کہ حکمت اس کی آدمی کا
عجز ظاہر کرنا ہے اسلئے کہ جب وہ اپنے نفس حقیقت کو نہین جانتاہے باوجود اس کے کہ وہ اپنی
وجود کو قطعاً جانتاہے تو حق سبحانہ تعالیٰ کی حقیقت کے ادراک سے بطریقہ اولیٰ عاجز ہوگا اور
اسی سے قریب ہے عجز بصیرت کا اپنے نفس کو ادراک سے۔ یہ عبارت اوس فرقہ کے لوگون
کے متعلق تھی جو روح مین کلام کرنے سے باز رہے اور جن لوگون نے روح مین کلام کیا
اور اوس کی بحث کے متعلق بحث کی ہے نودی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ صحیح تر اوس چیز

کا جواس باب مین کہا گیا امام الحرمین کا قول ہے کہ روح ایک جسم لطیف ہے مشتبک یعنی مختلط و ملا ہوا ساتھ اجسام کثیف کے مثل اشتباک پانی کے ساتھ سبز لکڑی کے۔

مقام دوئم اور پہلے طریقہ والون نے اختلاف اس امر کا کیا ہے کہ آیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو روح کا علم تھا یا نہین اور ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر مین کہا ہے کہ ہم کو حدیث کی ابوسعید اشج نے کہا ہم کو حدیث کی ابو امامہ نے صالح بن حبان سے کہا ہم کو حدیث کی عبد اللہ بن بریدہ نے کہا مگر نبی صلے اللہ علیہ وسلم قبض کئے گئے حال آنکہ روح کو نہین جانتے تھے اور ایک طایفے نے کہا بلکہ حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو روح کا علم تھا اور اللہ تعالی نے آپ کو اوس پر مطلع فرمایا تھا اور یہ حکم نہین دیا تھا کہ آپ اوس پر اپنی اُمت کو مطلع فرماوین یہ اختلاف اوس اختلاف کی نظیر ہے جو کہ قیامت کے علم مین ہے۔

مقام سیوم اکثر مسلمان اسپر ہین کہ روح جسم ہے اور اسی پر کتاب و سنت و اجماع صحابہ رضی اللہ عنہم دلالت کرتا ہے اس لئے کہ روح کا وصف آیتون مین توفی قبض امساک ارسال تناول اخراج خروج تنعیم تعذیب رجوع دخول رضا انتقال تردد برزخ مین ان سب کے ساتھ آیا ہے اور یہ بھی روح کا وصف آیا ہے کہ وہ کھاتے پیتے چرتے جگھ پکڑتے بولتے پہچانتے نہین پہچانتے ہی اسکے سوا اور اوصاف ہین کہ وہ صفات اجسام سے ہین و عرض ان صفتون کی ساتھ متصف نہین ہوتا اور اس مین کوئی شک نہین ہے کہ روح اپنے نفس کو اور اپنے خالق کو پہچانتی ہے اور معقولات کا ادراک کرتی ہے اور یہ سب علوم ہین اور علوم عرض ہوتے ہین سو اگر روح عرض ٹہیری اور علم اوس کے ساتھ قایم ہو تو قیام عرض کا ساتھ عرض کے لازم آئے گا اور یہ فاسد ہے اور استاذ ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ فرماتے ہین کہ ہونا روح کا اجسام لطیفہ سے صورت مین ایسا ہے جیسے ہونا ملائکہ و شیاطین کا بصفت لطافت کے۔

مقام چہارم صحیح یہ ہے کہ روح و نفس ایک شی ہے فرمایا اللہ پاک نے (یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ) اور فرمایا (ونھی النفس عن الھوی) اور محاورہ عرب مین کہتے ہین فاضت نفسہ یعنے روح مرگئی اور نکل گئی اور بعض اہل سنت نے کہا ہے کہ جو

روح کو قبض کیجاتی ہے وہ غیر نفس کے ہے اسی کی تائید کرتا ہے وہ اثر جس کو ابن ابی حاتم
نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس آیت کی تفسیر میں اللہ یتوفی الانفس حین موتہا الآیۃ
روایت کیا ہے کہ انسان کے جوف مین روح و نفس ہے درمیان اون کے مثل شعاع
آفتاب کے ہے سو اللہ وفات دیتا ہے نفس کو اوسکے خواب مین اور روح کو اوس کی
جوف مین چھوڑ دیتا ہے وہ تقلب و تنفس کیا کرتا ہے پھر اگر اللہ کو یہ امر ظاہر ہوا کہ اوس کو
قبض کر لیتا ہے وہ مر جاتا ہے اور اگر اوس کے اجل کو تاخیر دی تو نفس کو پھیر دیتا ہے
طرف اوسکے مکان کے جو اوسکے جوف سے ہے۔ مقاتل رحمۃ اللہ نے کہا ہے کہ انسان کے
لئے حیات و روح و نفس ہے جسوقت انسان سوتا ہے تو اوسکا نفس نکلجاتا ہے جس سے وہ اشیاء
کو سمجھتا ہے اور جسم سے مفارقت نہین کرتا ہے بلکہ نکلتا ہے مثل ایک رسی کے کہ وہ دراز
کی گئی ہے اوسکے لئے شعاع ہے پھر وہ خواب دیکھتا ہے ساتھ نفس کے جو کہ اوس سے نکل گیا
ہے اور حیات و روح جسم مین باقی رہتی ہین انہین کے سبب سے لوٹتا پوٹتا ہے سانس لیتا ہے
پھر جب وہ حرکت دیا جاتا ہے تو طرفۃ العین سے بھی زیادہ تر جلد وہ نفس اوسکی طرف لوٹ آتا ہے
جسوقت کہ اللہ تعالی چاہتا ہے کہ خواب مین اوس کو مارے تو اوس نفس کو روک رکھتا ہے
جو کہ نکل گیا تھا۔ اور یہ بھی کہا ہے یعنے مقاتل رحمۃ اللہ نے کہ جب انسان سوتا ہے تو اوسکا
نفس نکلجاتا ہے پھر چڑھتا ہے جسوقت کہ خواب دیکھتا ہے تو رجوع کرتا ہے روح کو خبر دیتا ہے
اور روح قلب کو خبر دیتی ہے پھر صبح کو اوٹھتا ہے تو جانتا ہے کہ اوسنے ایسا دیکھا وہب
بن منبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ نفس انسان کا پیدا کیا گیا ہے جیسے نفوس دواب کی کہ وہ خواہش
کرتے ہین اور شر کی طرف بلاتے ہین اور مسکن اونکا پیٹ مین ہے اور انسان کو روح سے
فضیلت دی گئی ہے اور مسکن اوسکا دماغ مین ہے سو اسی کے سبب سے انسان حیا کرتا ہے اور
خیر کی طرف بلاتی ہے اور اس کا امر کرتی ہے (ثم نفخ وھب علی یدہ فقال ترون ھذا بارد
وھو من الروح وھذہ علی یدہ فقال ھذا حار وھو من النفس) اور مثل نفس و روح کی جیسے
مرد اور اوسکی بی بی جسوقت روح نفس کی طرف بھاگتی ہے اور دونون ملجاتی ہین تو انسان
سو جاتا ہے پھر جب جاگتا ہے تو روح اپنے مکان کی طرف چل جاتی ہے اور تفسیر اس کی یہ ہے

کہ تو جسوقت سوتا ہوتا ہے پھر بیدار ہوجاتا ہے تو گویا کوئی چیز تیرے سر کی طرف نوران کرتی ہے یعنے اوپر کو چڑھتی معلوم ہوتی ہے اور مثل عقل کے جیسے بادشاہ اور ارکان یعنے ہاتھ پانو وغیرہ اعضا اوس کے اعوان و مددگار ہین پھر جب نفس شر کا حکم کرتا ہے تو ارکان خواہش و حرکت کرتے ہین اور روح اوس کو منع کرتی ہے اوسے خیر کی طرف بلاتی ہے سو اگر عقل مؤمن ہے تو روح کی اطاعت کرتا ہے اور جو فاجر ہے تو نفس کا مطیع ہوجاتا ہے اور روح کی نافرمانی کرتا ہے پھر ارکان خوش ہوجاتے ہین اخرجہ ابوالشیخ فی کتاب العظمة وابن عبدالبر فی التمہید اور وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ اللہ تعالی نے ابن آدم کو مٹی اور پانی سے پیدا کیا ہے پھر اوسمین نفس رکھا گیا ہے سو اوس کے سبب سے کھڑا ہوتا ہے بیٹھتا ہے سنتا ہے دیکھتا ہے اور جانتا ہے جو دواب جانتے ہین اور بچتا ہے جس سے وہ بچتے ہین پھر اوس مین روح رکھی گئی سو اسی سے اوسی نے حق کو باطل سے پہچانا اور ہدایت کو گمراہی سے اور اسی سے حذر کیا اور تقدم کیا اور ستر کیا اور سیکھا اور سارے امور کی تدبیر کی اخرجہ ابن سعد فی الطبقات۔ اور ابن عبدالبر رحمۃ اللہ نے تمہید مین کہا ہے کہ ابو اسحق محمد بن قاسم بن شعبان نے ذکر کیا کہ عبدالرحمن بن قاسم بن خالد شاگرد مالک نے کہا کہ نفس ایک جسد مجسد ہے مثل خلق انسان کے اور روح مثل آب روان کے ہے اور اللہ یتوفی الانفس الایۃ سے حجت پکڑی ہے اور کہا کیا تو نہین دیکھتا ہے کہ سوتے ہوئے کے نفس کو اللہ تعالی نے وفات دی اور روح اوسکی صاعد و نازل یعنے چڑھتی اوترتی ہے اور انفاس اوس کے قایم ہین اور نفس ہر وادی مین چرتا پھرتا ہے اور دیکھتا ہے خواب سے جو دیکھتا ہے پھر جسوقت اللہ تعالی اذن دیتا ہے نفس کے پھیرنے مین طرف جسم کے تو وہ لوٹ آتا ہے اور اوس کے لوٹنے کے سبب سے سارے اعضاء جسد کے بیدار ہوجاتے ہین کہا پس نفس غیر روح ہے اور روح مثل آب روان کے ہے باغون مین سو جسوقت اللہ تعالی اوس باغ کا بگاڑنا چاہتا ہے تو آب روان کو اوس سے روک دیتا ہے اس سے اوس کی حیات مرجاتی ہے پس انسان بھی اسیطرح ہے اور ابو اسحق نے کہا کہ عبیداللہ بن ابی جعفر نے کہا ہے جب کہ میت کھاٹ پر رکھا جاتا ہے تو اوسکا نفس فرشتے کے ہاتھ مین ہوتا ہے وہ اوسکو ہمراہ اوسکے

لہ جمع جانور و شیاطین ہومنہ

لئے چلتا ہے پھر جب نماز کے لئے رکھا جاتا ہے تو وہ توقف کرتا ہے پھر جب قبر کی
طرف اوسے اوٹھا لیجاتے ہین تو وہ اوس کے ہمراہ جاتا ہے پھر جسوقت وہ لحد مین
رکھا جاتا ہے او مٹی سے اوس کو چھپا دیتے ہین تو وہ اوس کے نفس کو طرف اوس کی
پھیر دیتا ہے تاکہ اوس سے دونون فرشتے یعنے منکر نکیر خطاب کرین پھر جسوقت وہ دونوں
اوس کے پاس سے چلے جاتے ہین تو فرشتہ اوس کے نفس کو نکال لیتا ہے پھر اوسے
پھینکدیتا ہے جہان اوس کو حکم ہوتا ہے اور یہ فرشتہ ملک الموت کے اعوان سے ہے
انتہی اور شیخ عز الدین ابن عبد السلام رحمۃ اللہ نے فرمایا ہے کہ ہر جسد مین دو روحین ہین ایک
بیداری کی۔ اللہ تعالی نے عادت جاری کی ہے کہ جسوقت وہ جسد مین ہوتی ہے تو انسان
جاگتا رہتا ہے جب وہ جسم سے نکلجاتی ہے تو سو جاتا ہے اور وہ روح خواب مین دیکھتی
ہے دوسری روح حیات ہے۔ اللہ تعالی نے عادت جاری فرمائی ہے کہ جسوقت
وہ جسم مین ہوتی ہے تو انسان زندہ ہوتا ہے جب وہ جسد سے نکلجاتی ہے یعنے جدا ہوتی
ہے تو مر جاتا ہے اور جب وہ اوس کی طرف لوٹ آتی ہے تو زندہ ہو جاتا ہے یہ
دونون روحین انسان کے پیٹ مین ہین ان کے مقر یعنے قرارگاہ کو نہین پہچانتا
ہے مگر وہ شخص جسکو اللہ تعالی نے اوسپر مطلع کیا ہے سو وہ دونون مثل دو جنین
کے ہین ایک عورت کے پیٹ مین بعض متکلمین نے کہا ہے کہ جو بات ظاہر ہوتی ہے وہ یہ ہے
کہ روح قلب کے قرب مین ہے ابن عبد السلام رحمۃ اللہ فرماتے ہین کہ میرے نزدیک کچھ بعید
نہین کہ روح قلب مین ہو کہا اور جائز ہے کہ ساری روحین نورانی لطیف شفاف ہون
اور جائز ہے کہ یہ خاص ہو ساتھ ارواح مومنین و ملائکہ کے سوائے ارواح کفار و شیاطین
کے اور روح حیات پر یہ آیت دلالت کرتی ہے قل یتوفٰکم ملک الموت الایۃ اور
روح حیات اور روح یقظ پر یہ قول دلالت کرتا ہے اللہ یتوفی الانفس الایۃ تقدیر اس کی
یہ ہے کہ اللہ وفات دیتا ہے اون نفسون کو جنکی جسد اپنے خواب مین نہین مری ہین سو
اون نفسون کو روک رکھتا ہے جنپر موت جاری کی گئی ہے نزدیک اوس کے اور نہین
بھیجتا ہے اون کو طرف اون کے اجسام کے اور بھیجتا ہے دوسرے نفسون کو اور وہ نفوس

یعنی بیچ طرف اون کے اجساد کے اجل مسمی کے پورے ہونے تک اور وہ اجل موت کے ہے پس اسوقت ارواح حیات اور ارواح یقظ دونون ایک ساتھ قبض کیجاتی ہین اجساد سے اور ارواح حیات مرتی نہین ہے بلکہ زندہ آسمان کیطرف اوٹھائی جاتی ہین پس کافرون کی روحین ہہگائی جاتی ہین اون کے لئے آسمانون کے دروازے نہین کھولے جاتے ہین اور مومنین کی روحون کے واسطے کھولے جاتے ہین یہانتک کہ وہ رب العلمین پر پیش کیجاتی ہین سویہ پیش ہونا کیا بڑا شرف ہے۔ اور علامہ سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ اونہون نے جو یہ ذکر کیا کہ روح قلب مین ہے اسی کے غزالی رحمۃ اللہ نے کتاب الانتصار مین جزم کیا ہے اور مین نے اوسکی قوت کے لئے ایک حدیث پائی ہے ابن عساکر نے اپنی تاریخ مین زہری سے روایت کیا ہے کہ خزیمہ بن حکیم سلمی ثم البہزی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا فتح مکہ کے دن عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ مجہے خبر دین رات کی تاریکی اور دن کی روشنی سے اور گرمی پانی سے سردی مین اور سردی اُسکی سے گرمی مین اور جائے خروج بادل سے اور قرار مرد و عورت کے پانی سے اور موضع نفس سے سو وہ قلب مین ہے اور قلب نیاط سے لٹکا ہوا ہے اور نیاط رگون کو پلاتی ہے سو قلب جسوقت ہلاک ہوتا ہے تو رگین منقطع ہو جاتی ہین الحدیث بطولہ اور یہ مرسل ہے ولہ طرق اخری مرسلۃ وموصولۃ فی المعجم الاوسط للطبرانی وتفسیر ابن مردویہ وکتاب الصحبۃ لابی موسی المدینی وابن شاہین قال ابن حجر فی الاصابۃ والحدیث فیہ غریب کثیر واسنادہ ضعیف جدا۔

مقام پنجم اہل سنت نے اسپر اجماع کیا ہے کہ روح محدث مخلوق ہے اور جن لوگون نے روح کے حدوث پر اجماع نقل کیا ہے اون مین سے محمد بن نصر مروزی اور ابن قتیبہ ہین اور جو دلایل کہ حدوث روح پر دلالت کرتے ہین اون مین سے ایک یہ حدیث ہے کہ الارواح جنود مجندۃ مجندہ نہین ہوتے مگر مخلوق وکذا ما یاتی فی الفائدۃ بعد السادسۃ۔

مقام ششم بیان مین تقدیم ارواح کے اجساد پر اور تاخیر خلق ارواح کے اجساد سے یہ دو قول مشہور ہین قول اول کے امام محمد بن نصر اور ابن حزم قائل ہین اور اس مین اجماع

کادعوی کیا ہے اس قول کی دلیلین یہ حدیثین ہین ۔ (۱) عمرو بن عقبہ رضی اللہ عنہ مرفوعاً کہتے ہین کہ اللہ نے ارواح عباد کو پیدا کیا عباد سے پہلے دو ہزار برس (فما تعارف منہا ائتلف و ما تناکر منہا اختلف اخرجہ ابن مندہ و سند کا ضعیف جدا (۲) حدیثین نکالنے ذریت آدم کی اون کی پیٹھ سے اون مین سے ایک یہ حدیث ہے کہ جسوقت اللہ نے آدم کو پیدا کیا اور اون کی پیٹھ کو چھوا تو اون سے ہر نسمہ یعنے روح گر پڑی جسکو وہ پیدا کرنیوالا ہو اون کی ذریت سے روز قیامت تک مثل ذر یعنے چھوٹی چینولی کے اخرجہ الحاکم من حدیث ابی ہریرۃ (۳) ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے و اذ اخذ ربک الاٰیۃ مین کہا ہے کہ اللہ تعالی نے ہی ذریت آدم کو آدم کے لئے اوس دن جمع کیا جو کہ روز قیامت تک ہونیوالی ہے اون کو ارواح کیا اور مصور فرمایا اور اون کو گویائی دی پھر اوہنون نے کلام کیا پھر اونپر عہد و میثاق لیا الحدیث اخرجہ الحاکم دوسرے قول کی یہ دلیل ہے (۱) ھل اتی علی الانسان حین من الدھر لم یکن شیئاً مذکوراً مروی ہے کہ آدم چالیس برس تک ٹہیرے رہے قبل اسکے کہ اونمین روح پھونکی جاوے (۲) ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ایک تمہارا جمع کیجاتی ہے خلق اوس کے پیٹ مین اوس کی مان کے چالیس دن پھر وہ خون بستہ ہوتا ہے مثل اسکے پھر وہ گوشت کا لوتھڑا ہوتا ہے مثل اس کے پھر اوس کی طرف فرشتہ بھیجا جاتا ہے وہ اوس مین روح پھونکتا ہے اس کا جواب یون دیا ہے کہ نفخ روح اور خلق روح مین فرق ہے سو روح زمانہ دراز سے پیدا ہو چکی ہو اور بعد تصویر بدن کے ہمراہ فرشتے کے بھیجی جاتی ہے کہ اوسکو بدن مین داخل کرے ۔

مقام ہفتم اہل ملل مسلمین و غیرہم کے اس طرف گئے ہین کہ روح بعد موت بدن کے باقی رہتی ہے فلاسفہ نے اسمین خلاف کیا ہے ہماری دلیل یہ قول ہے اللہ تعالی کا کل نفس ذائقۃ الموت یعنے ہر جی موت کو چکھنے والا ہے اور ضرور ہے کہ چکھنے والا بعد اوس کے باقی رہے جسکو چکھا ہے ایک دلیل تو یہ ہے دوسری دلیل وہ ہو جو اس رسالہ مین آیتین اور حدیثین گذر چکین ہین کہ روح باقی رہتی ہے تصرف کرتی ہو عیش و آرام مین رہتی ہے اوسپر عذاب ہوتا ہو اس کے سوا اور بہت کچھ ہو اور اس بنا پر آیا روح کو نزدیک قیامت کی فنا

؎ ایک نسخہ مین تم پر سل اللہ الملک ہے ۱۲

حاصل ہوگی پھر عود کیجاویگی واسطے پورا کرتے ظاہر اس قول کے کل من علیہا فان یا فنا نہ ہوگے
بلکہ اون مین سے ہوگے جنکا استثنا اس قول مین فرمایا ہے الا ما شاء اللہ یہ دو قول ہین امام
سبکی رحمۃ اللہ نے اپنی تفسیر در نظیم مین اِن دونون قولون کو نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ اقرب
یہ ہے کہ روح فنا نہ ہوگی اور وہ اون مین سے ہے جنکا استثناء کیا گیا ہے جیساکہ حور
عین مین کہا گیا ہے انتہی اور کتاب الروح حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ مین لکھا ہے کہ اس مین
اختلاف ہے کہ روح بدن کے ساتھ مرتی ہے یا موت تنہا بدن کو ہے یہ دو قول ہوے
صواب یہ ہے کہ روح موت کو چکھتی ہے اگر اوس سے مراد مفارقت روح کی جسم سے ہے
تو یہ ٹھیک ہے کہ وہ با ایں معنی موت کے چکھنے والی ہے اور اگر یہ مراد ہے کہ وہ معدوم ہوجاے
گی تو درست نہین ہے بلکہ وہ بعد خلق کے بالاجماع باقی ہے نعیم مین یا عذاب مین محمد بن
وضاح رحمۃ اللہ کہتے ہین مین نے سحنون بن سعید سے سُنا اور اون سے ایک آدمی کا ذکر
کیا گیا کہ اوس کا یہ مذہب ہے کہ ارواح اجساد کے مرنے سے مرجاتی ہین تو سحنون نے
کہا معاذ اللہ یہ قول تو اہل بدعۃ کا ہے اخرجہ ابن عساکر فی تاریخ دمشق بسندہ الی محمد بن وضاح
احد الائمۃ المالکیۃ۔

مقام ہشتم الارواح جنود مجندۃ فما تعارف منہا ائتلف وما تناکر اختلف اِس
حدیث کے معنے مین اختلاف ہے بعض نے کہا یہ اشارہ ہے طرف معنی تشاکل کے خیر و شر
و صلاح و فساد مین اور جو شخص لوگون مین سے نیک ہوتا ہے وہ اپنی شکل و مثل
کی طرف جھکتا ہے اور شریر و بد اپنی نظیر کی طرف مائل ہوتا ہے سو تعارف موافق طبیعتون
کے واقع ہوتا ہے جنپر اون کی جبلت ہوئی ہے خیر و شر سے جب وہ متفق ہوتے ہین تو
آپس مین تعارف و پہچان ہوتی ہے اور جسوقت وہ مختلف ہوتے ہین تو تناکر ہوتا ہے
آپس مین پہچان نہین ہوتی بعض نے کہا مراد اس سے خبر دینا ہے ابتداء خلق سے اس
بنا پر کہ یہ بات وارد ہوچکی ہے کہ روحین دو ہزار برس پہلے اجساد سے پیدا کی گئی ہین تو وہ
ایک دوسرے سے ملتی جلتی تہین پھر جسوقت اونہون نے اجساد مین حلول کیا تو بسبب
عہد اول کے آپسمین پہچان ہوئی سو تعارف و تناکر ارواح کا اوسی معنی متقدم کی

بنا پر ہے نہ اجسام کی بنا پر بعض نے یہ کہا کہ روحین اگرچہ اس امر مین متفق ہین کہ وہ روحین ہین لیکن بسبب چند امور مختلف کے اون کے آپس مین تمیز ہے اونہین امور کی وجہ سے وہ قسم قسم ہو جاتی ہین پھر اون کے اشخاص مین تشاکل و تشابہ ہوتا ہے ہر نوع اپنی نوع سے الفت اور اپنی مخالفت سے نفرت کرتی ہے (**حکایت**) ہرم بن حیان رحمۃ اللہ لکھتے ہین کہ مین حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اون کو سلام کیا اور اس سے پہلے مین نے اون کو نہین دیکھا نہ اونہون نے مجھے دیکھا مجھ سے کہا وعلیک السلام یا ہرم بن حیان مین نے کہا تم نے میرا نام اور میرے باپ کا نام کہان سے پہچانا حالانکہ آج کے پہلے نہ مین نے تم کو دیکھا نہ تم نے مجھے دیکھا کہا میری روح نے تیری روح کو پہچان لیا جبکہ میرے نفس نے تیرے نفس سے کلام کیا اور ارواح کے لئے انفاس ہین مثل انفاس اجساد کے اور مومنین البتہ پہچانتے ہین بعض بعض کو اور بسبب روح اللہ[1] کے آپس مین دوستی رکھتے ہین گو وہ ملے نہون اخرجہ ابن عساکر فی تاریخہ بسندہٖ الی ہرم (**حکایت**) حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک عورت مکے مین تھی قریش کی عورتون کے پاس آتی اون کو ہنساتی تھی جب مین نے مدینہ کی طرف ہجرت کی تو وہ میرے پاس آئی مین نے کہا تو کہان اُتری ہے کہا فلان عورت کے پاس وہ مدینہ مین ہنسایا کرتی تھی اتنے مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ والہ وسلم تشریف لائے فرمایا فلان عورت ہنسانے والی تمہارے نزدیک ہے مین نے کہا ہان فرمایا کس عورت کے پاس اوتری ہے مین نے کہا فلان عورت ہنسانے والی کے پاس فرمایا۔

الحمد للہ علی ان الارواح جنود مجندۃ فما تعارف منہا ائتلف وما تناکر منہا اختلف اخرجہ الطوسی فی عیون الاخبار

مقام فہم حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ فرماتے ہین کہ اگر کوئی کہے کہ تمیز ارواح کا بعد مفارقت اشباح کے کس چیز پر ہوتا ہے یہانتک کہ اون کے آپس مین تعارف ہو جاتا ہے اور آیا ارواح کسی شکل کے ساتھ متشکل ہوتے ہین تو جواب قاعدہ اہل سنت پر یہ ہے کہ روح نفسہا ایک ذات قائمہ ہے چڑتی ہے اوترتی ہے متصل

[1] یہی نسبت عیسویہ صوفیہ کے نزدیک ہے ۱۲

ہوتی ہے آتے جاتے حرکت و سکون کرتی ہے اسپر سو دلائل مقررہ سے
زیادہ ہین اون ہین سے ایک یہ ہے ونفس وما سواھا اللہ تعالی نے خبر دی
کہ روح مستوی یعنے برابر کی ہوئی ہے جیسے کہ بدن سے خبر دی ہے الذی خلقک
فسواک فعدلک فسوی بدنہ کا لفا لب لنفسہ پس تسویہ بدن کا تابع ہے واسطے
تسویہ نفس کے اور کہا اسی جگہ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ روح اپنے بدن سے ایک ایسی صورت
لیتی ہے جس کے سبب سے اپنے غیر سے متمیز ہوتی ہے اسلئے کہ روح متاثر اور منفعل ہوتی
ہے بدن سے جس طرح کہ بدن متاثر و منفعل ہوتا ہے روح سے پس بدن اکتساب کرتا ہے
طیب و خبث کو روح سے جس طرح کہ روح حاصل کرتی ہے پاکی و ناپاکی کو بدن سے اور کہا
بلکہ تمیز ارواح کا بعد مفارقت کے زیادہ تر ظاہر ہوتا ہے تمیز ابدان سے اور اشتباہ درمیان
ارواح کے زیادہ تر بعید ہے اشتباہ ابدان سے اس لئے کہ ابدان اکثر مشتبہ ہو جاتے ہین
رہی ارواح سو وہ بہت ہی کم مشتبہ ہوتے ہین اور کہا اسکو یہ بات واضح کرتی ہے کہ
کہ ہم نے ابدان ابنیاء علیہم السلام و ائمہ کو مشاہدہ نہین کیا ہے حالانکہ وہ ہمارے
علم مین باظہر تمیز متمیز ہین اور یہ تمیز مجرد اون کے ابدان کی طرف راجع نہین ہے بلکہ وہ
بسبب اون کی صفات ارواح کے ہے جن کو ہم نے پہچانا ہے اور تو دو بھائیون حقیقی
کو دیکھتا ہے کہ وہ خلقت مین بغایت مشتبہ ہین حالانکہ اون دونون کی روحون کے درمیان
غایت درجہ کا تباین ہے اور یہ بات کمتر ہے کہ تو کسی بدن قبیح و شکل شنیع کو دیکھے مگر تو اوس کو
مرکب ایسے نفس پر پائے گا جو کہ اوس بدن کے متاشکل و متناسب ہوگا اور یہ بھی کم ہے
کہ تو کوئی آفت کسی بدن مین دیکھے مگر صاحب بدن کی روح مین کوئی آفت بدن کی آفت کے
مناسب ہوگی اسی اصحاب فراست احوال نفوس کو اشکال ابدان سے لیا کرتے ہین اور یہ بھی
کم ہے کہ تو کسی شکل حسن صورت جمیل ترکیب لطیف کو دیکھے مگر جو روح کہ اوس بدن سے متعلق ہے
اوسکو مناسب شکل و صورت و ترکیب کی پائے گا اور کہا جس وقت ملائکہ متمیز ہوتے ہین بدون
ابدان کے جو اون کے حامل ہون اوسیطرح جن تو ارواح بشریہ کا بالاولی متمیز ہون گے
انتہی اور امام غزالی رضی اللہ عنہ کے کلام مین جو کہ درۂ فاخرہ مین ہے یہ واقع ہوا ہے[۱] کہ روح

۱ ممکن ہے کہ یہ اون کے مکشوفات سے ہو جیسا کہ شاہ ولی اللہ صاحب کی بعض تصنیفات ہے۔

مومن کی صورت نحلہ پر اور ارواح کافر کی ٹڈی کی صورت پر ہے اور یہ ایک ایسی چیز ہے کہ اسکی کوئی اصل معلوم نہین ہوتی ہے بلکہ حدیث صور مین یہ واقع ہوا ہے کہ اسرافیل علیہ السلام روحون کو بلاوینگے وہ سب کے سب اون کے پاس اجاوینگی مسلمانون کی روحین تو نورانی ہونگی اور دوسری تاریک پھر اون سب کو جمع کرینگے پھر اون کو صور مین رکھا ئینگے پھر اون کو صور مین پھونکینگے اللہ جل جلالہ فرمائیگا قسم ہے میری عزت کی چاہئیے کہ ہر روح اپنے جسم کی طرف رجوع کرے پہر روحین صور سے نکلینگی مثل شہد کی مکھی کے حال آنکہ وتہون نے مابین آسمان وزمین کو بھر دیا ہوگا پھر ہر روح اپنے جسم کی طرف آئیگی اوس مین داخل ہوگی روحین جسمون مین ایسی چلینگی جیسے زہر سانپ کے کاٹے ہوے مین چلتا ہے ف یہ جو کہا کہ مثل شہد کی مکھی کے نکلینگے یہ تشبیہ کچھ ہیئت اور صورت مین نہین ہے بلکہ فقط خروج اور اسکی ہیئت مین ہے اسی کی مثل یہ قول اللہ تعالیٰ کا ہے یخرجون من الاجداث کانہم جراد منتشر یعنے وہ قبرون سے نکلینگے جیسے ٹڈی پھیلی ہوئی تفسیر جو بیر مین اس حدیث کی ایک لفظ مین یہ ہے کہ ارواح مومنین کی جابیہ سے اور ارواح کافرون کی برہوت سے آئینگی اور البتہ وہ زیادہ تر راہ یاب ہونگی طرف اپنے ابدان کے ایک تمہارے سے طرف اپنے گھر کے اور روحین اوس دن سیاہ وسفید ہونگی سو ارواح مومنین کی تو سفید اور ارواح کافرون کی سیاہ۔

مقام دہم (۱) ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ خصومت ہوتی رہیگی درمیان لوگون کے یہانتک کہ روح جسم سے جھگڑا ہوگا روح جسد سے کہیگی تو نے کیا اور جسد روح سے کہیگا کہ تو نے حکم دیا اور تو نے تسویل کی یعنے زینت دی تو اللہ ایک فرشتہ کو بھیجیگا وہ درمیان اون کے فیصلہ کریگا اون سے کہیگا کہ تم دونون کی مثال ایسی ہے جیسے کہ ایک آدمی تو مقعد یعنے اپاہج آنکھون والا ہے اور دوسرا اندھا ہے یہ دونون ایک باغ کے اندر گئے مقعد نے اندھے سے کہا مین یہان پھل دیکھتا ہون مگر مین اون تک پہنچ نہین سکتا ہون تو اندھے نے اوس سے کہا کہ تو مجھپر سوار ہوجا تو اون پہلون کو لے پہر وہ مقعد اندھے پر سوار ہوگیا اوسنے پہلون کو لیا پس ان

ا؎ نحلہ زنبور شہد ۲؎ جسم مثالی مثل ایسے جسم کے ہوگا ۳؎ یہ مقام عالم برزخ سے ہین جہان بعد مرنیکے قیام ہوگا ۱۲

دونون مین کون حد سے زیادہ بڑھنے والا ہے وہ کہین گے کہ دونون فرشتہ اون سے کہیگا کہ تم دونون نے اپنی جانون پر حکم کیا یعنے جسم روح کے لئے سواری کی ہے اور روح اوسپر سوار ہے اخرجہ ابن مندہ۔

(۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ کا لفظ مرفوع[1] یہ ہے کہ روح وجسد قیامت مین جھگڑا کرینگی جسد روح سے کہے گا کہ مین تو بمنزلہ ایک شاخ کہجور کے تہا نہ ہاتھ ہلا سکتا تھا نہ پاؤن اگر روح نہ ہوتی تو مین کچھ بھی طاقت نہ کر سکتا تھا اور روح کہیگی کہ مین تو ایک ہوا تھی اگر جسد نہ ہوتا تو مین کچھ بھی طاقت نہ رکھتی تھی کہ کوئی کام کر سکون پس اس جگہ مثل اندھے کے صادق ہے کہ مقعد نے اندھے کو اوٹھا لیا جیسا کہ مقعد نے اندھے سے کہا کہ مین پھل دیکھتا ہون اور طاقت نہین رکھتا کہ اوس کے لئے کہڑا ہون سو تو مجھے اوٹھا لے پس اندھے نے مقعد نے اوٹھا لیا تو اوسنے وہ پھل خود کھائے اور اندھے کو کہلائے اور یہ حدیث اس کے موئید ہے کہ قلب روح کا محل ہے فدخل ببصرة المقعد وحملہ الاعمی برجلہ اخرجہ الدارقطنی فی الافراد ولہ شاہد عن سلمان موقوفا واخرجہ عبد اللہ بن احمد فی زوائد الزھد کذا فی الطی الفراسخ الی احوال المنازل البرازخ +

المنزل الرابع فی بحث الروح علی مذھب الصوفیہ العظام جس مین ارواح ثلثہ یعنے روح حیوانی اور روح نباتی اور روح انسانی کی شرح کیفیت ہے اور اس منزل مین سات مقام ہین۔

مقام اول جاننا چاہیئے کہ آدمی کی قدرتی طور سے تین روحین ہین ایک روح نباتی ہے کہ جو موجب نمو ہے دوسری روح حیوانی ہے کہ جو حمال قوت حس وحرکت کے ہے اور منبع اوسکا قلب صنوبری ہے اور جو جانب جیب کے واقع ہے اور بینائی اور شنوائی وجملہ حواس اسے روح حیوانی سے بقدرت قادر ظاہر اور پیدا ہین او تکمیل اس روح حیوانی کے روح ثالث یعنے روح انسانی کہ داخل حکم نفخت فیہ من روحی سے ہے احکام صادر ہوئے اور وہ موسوم بہ روح انسانی ہوئے اور وہ روح

[1] مرفوع حدیث کی اصطلاح کا لفظ ہے جو کتب حدیث مین بتفصیل مرقوم ہے ۱۲ منہ

ملاء اعلی سے ہے قایم اپنی ذات سے بے کسی قالب کے نہ داخل جسم نہ خارج جسم اور تصرف اوسکا اس جسم عنصری سے ہے اور قیام اوسی روح حیوانی کا تحت روح انسانی کے ہے اسیوجہ سے بعد منقطع ہوجانے تصرف روح انسانی کے روح حیوانی بھی فنا ہوجاتی ہے چونکہ ہر دو روح مذکور بالا تحت روح انسانی کے ہین۔ اور استعداد لطیف ہونے کی رکھتے ہین اور حقیقت انہین ہر دو روح کی ہے روح انسانی ہے اور اشرفیت اور اکملیت انسان کو بمقابلہ نباتات وجمادات کے بسبب تحتی ہونے مرتبہ ارواح مذکورہ بالا کے ہین اور انہین ہر دو روح مذکور بالا کا فرداً فرداً ظہور نباتات وجمادات مین واقع ہوا اور انسان مین بالاجمال بہ تحت روح انسانی کے واقع ہوا پس اس نوع سے بھی افضلیت انسان کے ثابت ہے جبکہ یہ امر مسلم ہے کہ انسان اشرف مخلوق بہ سبب مجمع ہونے صفات کمالیہ کے اشرف المخلوقات ہے اسیوجہ سے انسان مظہر اتم اپنے ظہور کا ہوا جیساکہ من عرف نفسه فقد عرف ربه دلالت کرتا ہے اور یہ روح حیوانی سفلی بہ سبب تبدیل ہوجانے خصایص کثیفہ کے اور خواہشون کے تعلق ماسواے اللہ سے پاک ہوکر جلوۂ روح انسانی سے مملو ہوکر مراتب عروجیہ طریقت کو حاصل کرلیتی ہے

مقام دویم اہل تحقیق پر واضح ہو کہ بعض اکابر نے اس امر کی تحقیقات مین بدلایل عقلیہ اختلاف کیا ہے نہ بدلایل عینیہ کہ تقدم جسم کا پیدایش مین روح سے ہے یا روح کا جسم سے چند اکابر اس جانب کو گئے ہین کہ روح جسم کے ساتھ پیدا ہوئی ہے اور بعض اکابر کا یہ قول ہے کہ جسم اولاً پیدا ہوا اور روح بعد کو پیدا ہوئی اس دلیل سے کہ خاکا آدم علیہ السلام کا اول بنایا گیا بعد نفخت فیه من روحی کا ظہور ہوا۔ اور بعض اکابر کا قول ہے کہ روح اول پیدا ہوئی اور بعد کو جسم بنا اور نفخ روح بعد تسویہ جسم کے ہی کیونکہ اللہ جل جلالہ نے آیۃ شریف مین لفظ نفخت کا فرمایا ہے نہ خلق روح کا پس لفظ نفخ سے یہ بات بخوبی پیدا ہوتی ہے کہ وجود روح اول سے تھا اسیوجہ سے امر کے مرتبہ مین آئے یعنے نفخت مین۔

مقام سیوم اور اہل تحقیق پر یہ امر ہے واضح ہو کہ روح اپنی حقیقت مین واحد ہے یا متعدد ہے مگر علامہ حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن العربی رضی اللہ عنہ اس جانب متوجہ

ہوے ہین کہ حقیقتاً روح وا

ہے جیسکہ شعاع آفتاب واحد

... ہے بیشک

کہا جاتا ہے چھت کی دھوپ سڑک کی دھوپ باعتبار نسبت محل کے مرتبہ تعدد مین لیتے
ہین باوجودیکہ تجزی اور انقسام شعاع کا نہین ہوتا ہے الا نسبت محل کے اثر لیا جاتا ہی
اور اوسی محل کے اعتبار پر حکم اچھے برے کا دیتے ہین پس یہی روح کل واحد ہے اور ارواح
جزئیہ کا صدور سطرح پر کہا جاتا ہے کہ جب جسم کا تسویہ ہوتا ہے تو ایک پرتو اوس روح کل کا
اس جسم پر پڑتا ہے اور اوسیکے واسطے سے اس مین آثار حیات وغیرہ وغیرہ پیدا ہوتے ہین
اور احکام جدا جدا بہ نسبت مرتبہ نسبت کے صادق آتے ہین گو یہ جزئیت بہ مرتبہ تجزی کے
نہین بولی جاتی ہے کیونکہ روح کل مجرد عن المادہ ہے تجزی اور تبعیض اوسکی نہین ہے
مگر باعتبار تعدد اجسام اور نسبت کے متعدد کہی جاتی ہے اور یہ امر بھی اہل تحقیق پر پوشیدہ
نہ رہے کہ اون اعتبارات مذکورہ سے ارواح یا روح کل کو بمرتبہ قدیم کے بولتے ہین اور حدوث
کے مرتبہ سے اوسکو علیحدہ رکھتے ہین۔

مقام چہارم محققین کاملین ارباب کشف و شہود جنکا کشف مشکوٰۃ نبوۃ۔

اس جماعت کے وجدان پر دو گواہ عادل یعنے قرآن و حدیث لاتے ہین کہ ابدان
اجسام مین منحصر نہین ہین بلکہ یہ روح باد ہے اور بدن عنصری اور مثالی ہے بلکہ عنصری
بدن فاسد ہوتا ہے اور مثالی بدن ہرگز فاسد نہین ہوتا ہے اسواسطے کہ قابل خرق
التیام نہین ہے جب تک اس عالم مین نہین ہے مگر اس بدن سے تعلق ہے اور بعد
فساد بدن مذکور اوس لطیف بدن سے متعلق ہے الا ما شاء اللہ اور قیامت مین جو
ابدان ہون گے پھر عنصری بدن سے تعلق ہوگا جیسا کہ اس سے قبل تھا اس جگہ مین امام
سبکی رحمۃ اللہ و ابو حیان کے چند قول متعلق قبر نقل کرتا ہون جو عنصری اور مثالی ابدان
کے متعلق ہین اور جن کا تعلق روح سے بعد فساد ابدان کے ہے

امام سبکی رحمۃ اللہ نے فرمایا ہے کہ عود روح طرف جسم کے اندر قبر کے صحیحین مین ثابت ہے
سب مردون کے لئے فضلا عن الشہداء

ملا اعلیٰ سے ہے قایم اپنی ذات سے بے کسی قالب کے نہ داخل ہے دوسرے اسمین کہ بدن
... اسے ہے اور قیام او ... روح جو ... روح کے زندہ ہوجاتا ہے اور
روح وہان رہتی ہے جہان اللہ ... ساتھ ملازمت ابدان کی روح کو امر عادی ہے
عقلی نہین ہے سو یہ بات کہ بدن بسبب روح کے زندہ ہوجاتا ہے مثل اوس کی حالت
کے دنیا مین اوس قسم سے ہے جسکو عقل جایز رکھتی ہے پس اگر اس کے ساتھ سمع صحت
کو پہنچے تو اوس کا اتباع کیا جائیگا اور ایک جماعت علما نے اس کا ذکر کیا ہے اور نماز
موسی علیہ السلام کی قبر مین اس کی شہادت دیتی ہے کیونکہ نماز ایک زندہ جسم کو چاہتی
ہے اور اسیطرح وہ صفات جو کہ بحق انبیاء علیہم السلام شب معراج مین ذکر کئے گئے
ہین وہ سب اجسام کی صفات ہین اور اوسی کی حیات حقیقی ہونے سے یہ بات نہین
لازم آتی ہے کہ اوسکے ہوتے ہوے بدن ایسے ہوجائین جیسے کہ دنیا مین تھے یعنے کھانے
پینے وغیرہ صفات اجسام کی طرف محتاج ہون جنکو ہم مشاہدہ کرتے ہین بلکہ اون کے
لیے تو ایک اور حکم ہے رہے ادراکات جیسے علم و سماع یعنے جاننا سننا سو بلاشک
سفلی ... لیے ہے اور سب مردون کے لیے۔ اور ابوحیان[1] نے اپنی تفسیر مین کہا ہے کہ لوگون
نے ... حیات مین اختلاف کیا ہے ایک قوم نے کہا کہ معنے حیات کے یہ ہین کہ اونکی
روحین باقی رہتی ہین نہ جسم اون کے کیونکہ ہم فنا و فناء اجسام کو مشاہدہ کرتے ہین
دوسرے اس طرف گئے ہین کہ شہید حی الجسد والروح ہے یعنے اوسکی روح و
جسم دونون زندہ ہین اور ہمارا عدم شعور اسمین قادح نہین ہے پس ہم اون کو
صفت اموات پر دیکھتے ہین اور وہ زندے ہین جیسا کہ اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا ہے
وترى الجبال تحسبها جامدة وهي تمر مر السحاب یعنے تم تو پہاڑون کو ٹھہرا ہوا دیکھتے
ہو اور وہ بادل کی طرح چلے جاتے ہین اور جیسے تو سوتے ہوئے کو دیکھتا ہے کہ وہ اپنی
ہیئت پر سوتا ہے حالانکہ وہ خواب مین ایسی چیز دیکھ رہا ہے جس سے اوسکو لذت ملتی ہے
یا ایذا پاتا ہے اور اسی لیے اللہ تعالی نے فرمایا ہے بل احياء ولكن لا تشعرون اس
قول سے مومنین کو مخاطب کرکے اسپر آگاہ کیا گیا کہ وہ اس حیات کو مشاہدہ وحس سے ادراک

[1] بعضون نے ابوحیان کہا ہے۔

اردو کا قاعدہ

ا ب پ ت ٹ ث ج چ ح خ د ڈ

ذ ر ڑ ز ژ س ش ص ض ط ظ ع غ

ف ق ک گ ل م ن و ہ ھ ء ی ے

پ ٹ ت ف ث ب ج خ ح چ ع ص ق ڈ

ڈ ژ ز ر ڑ و ء ط ہ م ک ے ھ ن س ح ی ل ق ذ ف

ظ ڈ گ ا ب و ژ د ے م ش ہ خ لا ی ن ش

ژ ء ا ض ز ڈ ل ڑ خ ے ز ٹ پ چ غ ڈ

اَ اِ اُ بَ بِ بُ پَ پِ پُ تَ تِ تُ ٹَ ٹِ ٹُ ثَ
ثِ ثُ جَ جِ جُ چَ چِ چُ حَ حِ حُ خَ خِ خُ دَ دِ دُ ڈَ ڈِ ڈُ ذَ ذِ ذُ رَ رِ
رُ ڑَ ڑِ ڑُ زَ زِ زُ ژَ ژِ ژُ سَ سِ سُ شَ شِ شُ صَ صِ صُ ضَ ضِ ضُ طَ طِ
طُ ظَ ظِ ظُ عَ عِ عُ غَ غِ غُ فَ فِ فُ قَ قِ قُ کَ کِ کُ گَ
گِ گُ لَ لِ لُ مَ مِ مُ نَ نِ نُ وَ وِ وُ ہَ ہِ ہُ ءَ ءِ ءُ یَ یِ یُ
بھَ بھِ بھُ پھَ پھِ پھُ تھَ تھِ تھُ ٹھَ ٹھِ ٹھُ جھَ جھِ جھُ چھَ چھِ چھُ دھَ دھِ دھُ
ڈھَ ڈھِ ڈھُ ڑھَ ڑھِ ڑھُ کھَ کھِ کھُ گھَ گھِ گھُ۔

اَب اِب اُب اَپ اِپ اُپ اَت اِت اُت اَٹ اِٹ اُٹ اَث
اِث اُث اَج اِج اُج اَچ اِچ اُچ اَح اِح اُح اَخ اِخ اُخ اَد اِد اُد اَڈ اِڈ اُڈ
اَذ اِذ اُذ اَر اِر اُر اَڑ اِڑ اُڑ اَز اِز اُز اَژ اِژ اُژ اَس اِس اُس اَش اِش اُش
اَص اِص اُص اَض اِض اُض اَط اِط اُط اَظ اِظ اُظ اَع اِع اُع اَغ اِغ اُغ
اَف اِف اُف اَق اِق اُق اَک اِک اُک اَگ اِگ اُگ اَل اِل اُل اَم اِم اُم
اَن اِن اُن اَہ اِہ اُہ

بَب بِب بُب بَپ بِپ بُپ بَت بِت بُت بَٹ بِٹ بُٹ
بَج بِج بُج بَچ بِچ بُچ بَح بِح بُح بَخ بِخ بُخ بَد بِد بُد بَڈ بِڈ بُڈ بَذ بِذ بُذ بَر بِر بُر
بَس بِس بُس بَش بِش بُش بَص بِص بُص بَض بِض بُض بَط بِط بُط
بَظ بِظ بُظ بَع بِع بُع بَغ بِغ بُغ بَف بِف بُف بَق بِق بُق بَک بِک بُک بَل
بِل بُل بَم بِم بُم بَن بِن بُن
جَب جِب جُب جَج جِج جُج جَد جِد جُد جَر جِر جُر جَس جِس جُس جَص جِص جُص
جَط جِط جُط جَع جِع جُع جَف جِف جُف جَق جِق جُق جَل جِل جُل جَم جِم جُم جَن جِن جُن
سَب سِب سُب سَج سِج سُج سَد سِد سُد سَر سِر سُر سَس سِس سُس
سَص سِص سُص سَط سِط سُط سَع سِع سُع سَف سِف سُف

سَل سِل سُل سَم سِم سُم سَن سِن سُن سَہ سِہ سُہ
صا صَت صِت صُت صَج صِج صُج صَد صِد صُد صَر صِر صُر صَش صِش صُش
صَص صِص صُص صَط صِط صُط صَع صِع صُع صَف صِف صُف صَق صِق
صُق صَل صِل صُل صَم صِم صُم صَن صِن صُن صَہ صِہ صُہ
طا طَب طِب طُب طَج طِج طُج طَد طِد طُد طَر طِر طُر طَس طِس طُس طَص طِص
طُص طَظ طِظ طُظ طَع طِع طُع طَف طِف طُف طَک طِک طُک طَل طِل
طُل طَم طِم طُم طَن طِن طُن طَہ طِہ طُہ
عا عَت عِت عُت عَج عِج عُج عَذ عِذ عُذ عَز عِز عُز عَش عِش عُش عَص
عِص عُص عَض عِض عُض عَظ عِظ عُظ عَع عِع عُع عَف عِف عُف عَق عِق
عُق عَل عِل عُل عَم عِم عُم عَن عِن عُن عَہ عِہ عُہ
فا فَٹ فِٹ فُٹ فَچ فِچ فُچ فَڈ فِڈ فُڈ فَر فِر فُر فَس فِس فُس فَص فِص
فُص فَط فِط فُط فَغ فِغ فُغ فَف فِف فُف فَک فِک فُک فَل فِل
فُل فَم فِم فُم فَن فِن فُن فَہ فِہ فُہ
کا کَپ کِپ کُپ کَچ کِچ کُچ کَد کِد کُد کَر کِر کُر کَس کِس کُس کَض کِض کُض
کَظ کِظ کُظ کَع کِع کُع کَف کِف کُف کَق کِق کُق کَل کِل کُل کَم کِم کُم کَن
کِن کُن کَہ کِہ کُہ
لا لَت لِت لُت لَخ لِخ لُخ لَد لِد لُد لَڑ لِڑ لُڑ لَس لِس لُس لَص لِص لُص لَع
لِع لُع لَف لِف لُف لَگ لِگ لُگ لَم لِم لُم لَہ لِہ لُہ
ما مَت مِت مُت مَج مِج مُج مَذ مِذ مُذ مَز مِز مُز مَش مِش مُش مَض مِض مُض مَط
مِط مُط مَع مِع مُع مَف مِف مُف مَگ مِگ مُگ مَل مِل مُل مَم مِم مُم مَن مِن مُن مَہ مِہ مُہ
ہا ہَث ہِث ہُث ہَچ ہِچ ہُچ ہَد ہِد ہُد ہَر ہِر ہُر ہَض ہِض ہُض ہَط ہِط ہُط ہَف ہِف
ہُف ہَک ہِک ہُک ہَل ہِل ہُل ہَم ہِم ہُم ہَن ہِن ہُن ہَہ ہِہ ہُہ

خوں نہ بہت دور - پیچ نہ ہل بٹ - ڈھیل چھل دو - یا رب - دل ہی - سن لو - بس کرو پیچ ہی چل ہیں

بل دو - چپ رہ - تم نہ لو - یہ نہ دو - ضد نہ کر - اب نہ دو - تو نہ سن - یہ نہ لو - وہ نہ دے - بل نہ دے - بہوتک

یہ لے آ - خط لے لو - بس ہے لو - پل پر چل - سب سے مل - سب کو نہ دے - وہ بہت اچھا ہے - اس کو تنگ

تم کب تنگ جاؤ گے - اس کا خط لے لو - کس نے دی ہے - بس بک بک نہ کر - اس کو دے دو - اس کو گ

خوف - موٹر - مور - فیس - ریس - فیس لے لو - خوف نہ کر - یہ مور کس کا ہے - اس کی ریس نہ کر - منہ

بھی - تھی - تھے - کھا - تھا - کھو - دھو - گھر - جب - دور - کر - پڑا - میں گر گیا تھا - وہ کھانا کھاتا ہے

میرا قلم نہ کھو - اس کو دھو دے - آٹا بھر دو - یہ کیا کہتے تھے - وہ کیا سیتی تھی - ان کا گھر دور ہے - کس

یہ بڑا عجیب ہے - رکھو دو - خوشی - خواب - خوراک - خواجہ - خواہش - تم سے کوئی خوش نہیں - رات میں خ

اس کی خوراک بہت ہی کم ہے - اس سے آپ کی کیا خواہش ہے - خواجہ صاحب تو لاہور چلے گئے - ی

بیاہ - بیاج - کیوں - میاں - آپ کے بھائی کا کب بیاہ ہے - بڑے میاں ہوش کی

دو روپے سینکڑہ بیاج نہ لو - مجھے تو بڑی پیاس لگ رہی ہے - تم بے اجازت کیوں آئے

گھر کی چھت پہ جا - سیڑھی سیدھی کرو - منڈیر کے پاس نہ جا - یہ کبوتر کس کا ہے - وہ کنبہ

یہ بلی کس نے پالی ہے - اس کے بچے بڑے تیز ہیں - بلی شیر کی طرح حملہ کرتی ہے - یہ گدھا کس کا ہے - ا

گھوڑا سواری کے کام آتا ہے - گائے بھینس اور بکری دودھ دیتی ہیں - بھڑ بچھو اور سانپ ڈنگ

لومڑی کے داؤ پیچ بڑے مشہور ہیں - یہ کتا بڑا چالاک ہے - یہ بھی شکاری جانور ہے - الو نہ پالو - یہ با

کوا بچوں کو ستاتا ہے - چیل پنجوں سے کھاتی ہے - یہ چڑیا کتنے کو لی - تم نے بٹیریں کیوں چھوڑا - وہ تی

مور بہت خوبصورت جانور ہے - بچو صبح سویرے اٹھو ہاتھ منہ دھوؤ اپنا قاعدہ اور

مدرسے جاؤ راستے میں ادھر ادھر دھیان نہ کرو - استاد کو سلام کرو - اور ادب سے بیٹھو

سبق سناؤ - آگے اور سبق لو - اپنے سبق کو خوب یاد کرو - سبق یاد نہ کروگے - تو استاد صاحب

خفا ہونگے - اپنے فریق سے پیچھے رہ جاؤگے - سبق یاد کرکے اپنی تختی دھو لو - پھر اس پر اس

مانند ایک ایک حرف کو سوچ سمجھ کر لکھو - چھٹی ملے تو سیدھے گھر کو جاؤ - ماں باپ کو سلام

موجود ہو - اسے خوشی سے کھالو - ضد نہ کرو - وقت ملے - تو کھیل کود بھی لیا کرو - خدا تمہاری عمر میں

پتہ محمد صالح تاجر کتب [illegible]